Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed JournalImpact Factor 5.69 ISSN No. 2456-1665

# بچوں کے غالبؔ: مثنوی قادر نامہ کی روشنی میں

# Children’s Ghalib :
## With referenceto MasnaviQadirnama

**By**
**Dr. Ansari Masood Akhtar Jamal Ahmed**
Asst. Professor & Head Dept. of Urdu
MSS’s Ankushrao Tope College, Jalna (M.S.)

مقالہ نگار : ڈاکٹر انصاری مسعود اختر جمال احمد
اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو
انکوش راؤ ٹوپے کالج، جالنہ ( مہاراشٹر)

**Abstract:**

The article offers a brief study the late Mirza Asadullah Khan Ghalib wrote the Masnavi "Qadirnama" for the education and teaching of the two sons of his Begum Amrao Begum's nephew ZainulAbdinArif, which consisted almost entirely of hymns and mostly of naat.

We can write without fear of denial that Nazir Akbarabadi was the first person who separated "children's Urdu literature" from religion and naat and interpreted the feelings and emotions of children and created such a literature that children can enjoy. He belonged to his own world.

Mirza Asadullah Beg Ghalib, who recorded his arrival in the historic city of Agra during the Mughal era on 27th December 1797, breathed his last on 15th February 1869 in Delhi, the capital of India.

So far more than two hundred years have passed since his poetry. Since then, countless articles and research books based on different angles and theories of authentic literary intellectuals of many languages have been published on his life, personality, Persian and Urdu poetry and letters and this series is still going on. We can say that Ghalib Wahid is such a prominent poet of Urdu who dominates Urdu poetry till date.

Ghalib is on such a high pedestal of poetry due to his innovativeness and unique style of narration, life experiences, observations, philosophy and new thought in his poetry like pearls and the rare and unique artistic charm that he is thought of. It is not known whether he ever said or wrote something for children or many of his poems can be useful for children. But the fact is that Ghalib explained the philosophy of life in very simple words and style by using children and games in one of his poems and also showed that the desire of children, children Children's childhood full of excitement and fun is actually an essential part of their desire and joyous life.

In fact, Ghalib kept Arif's young children to raise them and wrote Masnavi Qadir Nama for the purpose of basic elementary education of these innocent children. This Masnawi is a kind of dictionary for children in which Ghalib has given the Hindi or Urdu synonyms of commonly used Persian and Arabic words so as to increase the vocabulary of the readers. This Qadir Nama, short dictionary, can be called a short dictionary for learning synonyms.

**Keywords:**Mirza Asadullah Khan Ghalib, Masnavi "Qadirnama","children's Urdu literature", Agra, Delhi, Urdu, Persian, Arabic, Words, Gazal.

مغلیہ دور کے تاریخی شہر آگرہ میں ۲۷؍ دسمبر ۱۷۹۷ء میں اپنی آمد درج کرنے والے مرزا اسد اللہ بیگ غالبؔ نے ۱۵؍ فروری ۱۸۶۹ء میں ہندوستان کی راجدھانی دِلّی میں آخری سانس لی۔

اب تک انکی شاعری کو دو سو برس سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔ تب سے اب تک انکی حیات، شخصیت، فارسی و اردو شاعری اور خطوط نگاری پر کئی زبانوں کے مستند ادبی دانشوروں کے مختلف زاویوں اور نظریوں پر مبنی بے شمار مضامین اور تحقیقی کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ غالب واحد اردو کے ایسے ممتاز شاعر ہیں جو آج تک اردو شاعری پر غالب ہیں۔ انہیں خود بھی اس کا احساس تھا:

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے۔

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیان اور!

غالب اپنی جدت پسندی اور انوکھے اندازِ بیان، زندگی کے تجربات، مشاہدات، فلسفہ اور فکرِ نو کو اپنی شاعری میں موتیوں کی طرح پرونے کے نادر اور منفرد فنی سحر انگیزی کی وجہ سے اتنی بلند مسندِ شاعری پر براجمان ہیں کہ انکے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا ہے کہ انھوں نے بچوں کے لیے کبھی کچھ کہا ہو گا یا کچھ لکھا ہو گا یا ان کے بہت سے اشعار بچوں کے لیے بھی کار آمد ہو سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ غالب نے اپنی شاعری میں اطفال یعنی بچے اور بازیچہ یعنی کھیل کو اپنے ایک شعر میں استعمال کرتے ہوئے زندگی برتنے کا فلسفہ بہت ہی آسان لفظوں اور انداز میں بیان کر دیا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ بچوں کی چاہت، بچوں سے لگاؤ اور بچوں کی موج مستی و کھیل کود سے بھرا بچپن دراصل انکی خواہش اور مسرت آمیز زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ بازیچہ ءاطفال اور تماشہ نظرِ نو کے متقاضی ہیں:

بازیچہ ء اطفال ہے دنیا مرے آگے۔
ہو تا ہے شب و روز تماشہ مرے آگے

**ادبِ اطفال کی تعریف :**

ادب کی وہ قسم جو بچوں کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے تخلیق ہو، بچوں کا ادب یا ادبِ اطفال کہلاتی ہے۔ اس میں بچوں کی پسند، ذوق، دلچسپی، فہم، شوق، ادراک، جذبات و احساسات کا خیال رکھا گیا ہو۔ عام طور پر بچے متلون مزاج ہوتے ہیں۔ انہیں ہر چیز میں ورائٹی چاہئے ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے لئے جو چیز بھی تخلیق ہو اس بات کا خیال رکھا جانا چاہئے کہ وہ سدا بہار ہو۔ وہ اسے جب بھی پڑھے اس کو ہر بار تفریح کے ساتھ فکر و عمل کا پیغام ملے۔

**ادبِ اطفال کی تاریخ :**

ڈاکٹر سید اسرار الحق نے تاریخ کے حوالے سے ایک کتاب "بچوں کے ادب کی تاریخ" تخلیق کی ہے۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ادب کی تاریخ کا سرا برصغیر کے دور میں ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی سے پہلے جڑا ہوا ہے۔ اس سے قبل بھی خلیفہ ہارون الرشید اور اورنگ زیب اپنی اولاد کی تربیت کے لیے اعلیٰ پائے کا ادب تخلیق کرواتے تھے۔

با قاعدہ طور پر مصنف نے امیر خسرو کو بچوں کے ادب کا پہلا مصنف قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں مختلف علمائے ادب کے اقوال کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محمد قلی، علامہ اقبال، مولوی محمد اسماعیل میرٹھی، صوفی تبسم، احمد ندیم قاسمی، محسن احسان اور دیگر کے نام شامل ہیں۔ جنہوں نے ادبِ اطفال میں گراں قدر حصہ مختص کیا۔ مرزا غالب نے بھی ابتداء میں بچوں کے لیے نظمیں تخلیق کیں۔ ایک نظم کا کچھ حصہ یوں ہے:

**کس طرح پڑھتے ہو رُک رُک کر سبق**

**اسے پڑھنے کے ہم قائل نہیں**

**جس نے قادر نامہ سارا پڑھ لیا**

**اس کو آمد نامہ کچھ مشکل نہیں**

اُردو میں بچوں کے ادب کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کا ادراک ہو تا ہے کہ اُردو میں ابتداء میں بچوں کا جو ادب تخلیق ہوا، وہ کہانیاں نہیں تھیں بلکہ ذولسانی متنوع لغات تھیں جنھیں "نصاب نامہ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ کام اٹھارہویں صدی کے وسط سے شروع ہوا، جس کا مقصد بچوں کو اُردو اور فارسی مترادفات کی ایک فہرست دینا تھا۔ انیسویں صدی میں، غالبؔ نے بھی "قادر نامہ" کے نام سے اس طرح کی ایک مختصر سی لغت تیار کی تھی۔

بچے ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں، اُن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کھلتی ہوئی کلکاری صحن میں نہ گونجے تو دل اُداس سا ہو جاتا ہے۔ گھر اور معاشرے کی رونق بچوں اور ان کی شرارتوں سے ہے لیکن جہاں ہم بچوں کو اتنی اہمیت دیتے ہیں وہیں دوسری جانب دیکھا جائے تو ہم ان کی جسمانی و مالی ضروریات بھی پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ اس سب کے علاوہ بھی ایک فوکس بہت کم ہے وہ ہے بچوں کی ذہنی تسکین کی ضرورت، بڑوں کی طرح

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed JournalImpact Factor 5.69 ISSN No. 2456-1665

بچوں کو بھی ذہنی تسکین چاہئے ہوتی ہے اور اس کی مثال اس طرح دی جاتی ہے کہ ماضی قریب میں جب بچہ چھوٹا ہوتا تھا تو اکثر دادی نانی اُسے اپنے پاس لِٹا کر مختلف کہانیاں سنایا کرتی تھیں اور وہ بچہ اپنے ذہن میں ایک تسلسل سا قائم کرلیتا۔ ان کہانیوں کی آڈیو تو چل رہی ہوتی ہے لیکن اس کے ذہن میں ایک طرح کی ویڈیو بھی چلتی گئی کہ اس طرح ہوا ہوگا۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ نانی دادیوں کی مصروفیات اور طرح کی ہوگئی اور آج کا بچہ ان کہانیوں کی بجائے مختلف ملکی اور غیر ملکی چینلز کے کارٹونز کہانیوں موٹو پتلو، رڈرا، شیوا، ہنومان، ننجا، ایکسا، لارڈ اور ٹام اینڈ جیری میں پناہ لیتا ہے۔ باوجود اس کے آج کا بچہ فرسٹریشن کا شکار ہے اور یہ بجائے مثبت تفریح کے بچوں کو ان کے کلچر و ادب سے بھی دور لیتا جارہا ہے۔ اسی ذہنی کمی کو دور کرنے کے لئے بچوں کا ادب تخلیق کیا جاتا ہے۔

آج کا بچہ کل کا شہری، اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ کسی خاندان، قوم اور ملک کے روشن مستقبل کا انحصار بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت پر ہوتا ہے۔ بچے کی عمدہ ذہنی تربیت اور شخصیت کی ہمہ جہت و متوازن نشو و نما میں ادب ایک مؤثر وسیلہ ثابت ہوا ہے۔ بچوں کا ادب پیدا کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ بڑے آدمیوں کا بچوں کی ذہنی سطح تک اُتر آنا ایک مشکل بات ہے۔ اپنے آپ کو بچہ تصور کرتے ہوئے سوچنا، سمجھنا، لکھنا اور پڑھنا بڑی مہارت کا کام ہے۔ ایسے ادب کے ذریعہ بچوں میں حیرت و مسرت کے جذبات پیدا کرنا بچوں کی آنکھوں میں چمک اور اُن کے چہروں پر جذبات کی لہروں سے سُرخی کے ڈورے ڈالنا بڑے ادیب یا آرٹسٹ کا کمال ہے۔

بچوں کا ادب پیدا کرنے کے لئے ادیب یا شاعر کو بچوں کی نفسیات کا ماہر ہونا ضروری ہے۔ انہیں بچوں کی طلب اور اُن کی علمی و ادبی ضروریات کا شدید احساس بھی ہو۔ وہ اُن کی سادہ زبان میں لکھنے کی قدرت رکھتا ہو، تب ہی وہ بچوں کا ادب تخلیق کر سکتا ہے۔

ا ُردو زبان میں بچوں کے لئے کتب لکھنے کی ابتداء مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد سے ہوئی۔ اُس دور میں سب سے پہلے، نوعمر افراد کے لئے مختلف نوع کی کتابیں لکھی گئیں، جن میں زیادہ تعداد "حمدیہ" اور "نعتیہ" کتب کی تھی۔ اُن کتب کے نام "خالقِ باری"، "ایزد باری"، "اللہ باری"، اور "صفت باری" وغیرہ تھے۔ اِن کتب کے مصنفین نے بچوں کو بڑے آسان اور عام فہم دلچسپ اشعار میں عربی اور فارسی الفاظ کے معانی سے متعارف کرایا۔

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ مرحوم نے اپنی بیگم امراؤ بیگم کے بھانجے زین العابدین عارفؔ کے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تدریس کے لئے مثنوی "قادر نامہ" لکھا، جو تقریباً سارا ہی حمد اور بڑا حصہ نعت پر مشتمل تھا۔

ہم بلاخوفِ تردید یہ لکھ سکتے ہیں کہ نظیرؔ اکبر آبادی سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے "بچوں کے اُردو ادب" کو مذہب اور نعت سے الگ کر کے بچوں کے احساسات و جذبات کی ترجمانی کی اور ایسا ادب تخلیق کیا جس کا بچوں کی اپنی دنیا سے تعلق تھا۔

یوں تو 1857ء کی جنگِ آزادی، زندگی کی قدروں میں زبردست تبدیلی لائی اور انسانی شعور کو متحرک کرنے میں مُمِدّ و معاون ثابت ہوئی۔ وہاں یہ زبانِ اُردو کو بھی متاثر کرنے کا سبب بنی۔ اُس دَور میں شعر و ادب میں بھی قدیم و فرسودہ روایات کو ترک کر کے حقیقت نگاری کو فروغ ہوا۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد حسین آزادؒ کے چند اشعار پڑھئے اور دیکھئے کہ مولانا نے بچوں کے ادب کو کس قدر قریب کر دیا ہے، لکھتے ہیں:

**گیا ستمبر، آیا جاڑا**

**سردی نے اب جھنڈا گاڑا**

**چھینکی سب نے دور دُلائی**

**نکلی توشک اور رضائی**

**دھوپ نے دن بھر دُکھ سے بچایا**

**شام ہوئی تو کہرا چھایا**

**بدن تو جو کانپے سب کا تھر تھر**

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed JournalImpact Factor 5.69 ISSN No. 2456-1665

## ہوئی انگیٹھی روشن گھر گھر

مولانا محمد حسین آزاد، اُستاد ذوقؔ دہلوی کے شاگرد تھے۔ اُن کے بعد مولانا الطاف حسین حالیؔ، مولوی محمد اسماعیل میرٹھی، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی اور سورج نرائن مہرؔ وغیرہ نے بچوں کے جذبات واحساسات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ایسے مضامینِ نظم ونثر تخلیق کئے جو بچوں کے لئے دلچسپی بھی فراہم کریں اور اُن کی تعلیم وتدریس میں بھی کار آمد ثابت ہوں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کو بین الاقوامی ادب سے بھی روشناس کروایا جائے اور اس سلسلے میں مغربی ادبِ اطفال کے تراجم بھی معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

بچے ہمارا مستقبل ہیں اور معاشرے میں ایک جڑ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ہمیں درخت کو تروتازہ رکھنا ہے تو جڑوں کی آبیاری معیاری ادب کی تفریح سے کرنی ہوگی تاکہ ہمارا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں جائے۔

درحقیقت، غالب کو بھی عام آدم زاد کی طرح بچوں سے بہت لگاؤ تھا۔ ان کے سات بچے تھے لیکن افسوس کہ ان میں سے کوئی بھی پندرہ مہینے سے زیادہ جی نہیں سکا۔ اپنی اس تنہائی اور اور بعض دوسری وجوہات کی بناپر غالب نے اپنی بیوی کے بھانجے، زین العابدین خاں عارف کو اپنا بیٹا بنالیا تھا لیکن افسوس کہ عارف اپنی پینتیس سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ غالب عارف کی موت سے بہت غمگین تھے۔ انہوں نے عارف کی موت سے نڈھال ہوکر بہت دردبھرا مرثیہ بھی لکھا :

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے۔
کیا خوب، قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور!

غالب کے بہت سے اشعار اور مثنوی قادر نامہ زبان اور اسلوب کے اعتبار سے بچوں کی سمجھ اور تربیت کے لیے نہ صرف کارآمد ہیں بلکہ شعری ادبِ اطفال کے خزانہ میں متن واندازِ بیان کے اعتبار سے انمول، بیش بہا، قابلِ قدر، ناقابلِ فراموش اور زندۂ جاوید اضافہ ہیں۔

دراصل، غالب نے عارف مرحوم کے چھوٹے بچوں کو انکی پرورش کے لیے اپنے پاس رکھ لیا اور ان معصوم بچوں کی بنیادی ابتدائی تعلیم کی غرض سے مثنوی قادر نامہ لکھی۔ یہ مثنوی ایک طرح کی بچوں کے لیے لغت نامہ ہے جس میں غالب نے عام استعمال کے فارسی اور عربی الفاظ کے ہندی یا اردو مترادف یعنی ہم معنی الفاظ بیان کیے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوسکے۔ یہ قادرنامہ، مختصر لغت نامہ، ہم معنی الفاظ سیکھنے کی مختصر ڈکشنری کہی جاسکتی ہے۔

سچ تو یہ کہ ہم سب اردو طالب علموں کے لیے بھی یہ کار آمد ہے۔

**حوالہ جات ومستفاد کتب وماخذ:**

انقلاب ممبئی، ۰۴ / اکتوبر 2020ء، ادبِ اطفال کو بڑے ادیبوں کا انتظار ہے 1۔
2۔ قلم کتاب ڈاٹ کام، ۸ / مئی ۲۰۲۰ء
3۔ بچوں کے غالب مرتب: فرید عشرتی لکھنوی، ناشر رنجیت پرکاشن، لکھنؤ
4۔ مرزا غالب: شعری ادبِ اطفال کے تناظر میں: رئیس صدیقی مشمولہ رسالہ ترجیحات دسمبر 2022

**By**

**Dr. Ansari Masood Akhtar Jamal Ahmed**
Asst. Professor & Head Dept. of Urdu
MSS's Ankushrao Tope College, Jalna (M.S.)
e-mail ID : nadvimasood@gmail.com

☆☆☆